"دعوتِ فکر"

ایچ ایٹ کالج اسلام آباد کے ایک پروفیسر صاحب ہمارے بڑے اچھے دوست ہیں۔ عصری تعلیم میں مہارت کے ساتھ ساتھ دینیات میں بھی خاصی وسیع نظر رکھتے ہیں۔ جہاں کہیں کسی مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہوتی ہے تو بندہ سے رابطہ کرتے رہتے ہیں۔

چند دن پہلے "مدنی چینل" کی ایک ویڈیو بھیجی جس میں دو عطاری بھائی مچھلی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

ان میں سے ایک نے مچھلی کے بارے میں کہا:

"وہ جانور ایسا ہے جو بولنے کی صلاحیت سے محروم ہے"

پھر کہا: "وہ جانور جسے اللہ تعالی نے بولنے کی صلاحیت سے محروم رکھا ہے، وہ جانور ہے مچھلی"

اتنی دیر میں دوسرے بھائی صاحب گویا ہوئے اور مولانا الیاس صاحب کے "<u>مچھلی کے عجائبات</u>" نامی کتابچہ کے حوالے سے بتایا کہ اس میں لکھا ہے:

" شیطان نے سب سے پہلے سمندر کا رخ کیا۔ اس کو مچھلی ملی۔ اس نے مچھلی کو بتایا کہ حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں اور وہ زمین اور پانی کے جانوروں کو شکار کریں گے۔ مچھلی نے یہ بات پھیلا دی۔ اس پر اس کے بولنے کی جو طاقت تھی وہ اس سے لے لی گئی۔ "

اس لنک پر وہ ویڈیو موجود ہے:

https://youtu.be/U83TcshaQUQ

پھر پروفیسر صاحب نے مولانا الیاس صاحب کی ویڈیو بھیجی، وہ بھی اپنے ایک بیان میں ایسا ہی کچھ بیان کر رہے تھے۔ ان کی گفتگو اس لنک پہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

https://youtu.be/5jBU4x36NOs?t=28

پھر پروفیسر صاحب نے مولانا الیاس صاحب کا مذکورہ بالا کتابچہ بھیجا جس کے اندر یہ واقعہ کچھ ایسے ہی الفاظ کے ساتھ درج تھا۔

پروفیسر صاحب کا مجھ سے سوال یہ تھا کہ:

- الیاس صاحب اپنی کتابوں میں کیا انٹ شنٹ لکھ رہے ہیں؟
- مدنی چینل پہ لوگوں کو کیا الٹا سیدھا دکھایا جا رہا ہے؟
- الیاس صاحب کے مرید اپنے پیر کو آنکھیں بند کر کے کیوں فالو کر رہے ہیں؟
- سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں ٹی وی چینل پہ ایسی مضحکہ خیز باتیں کر کے دین دشمنوں کو دین اور دینیات کا مذاق اڑانے کے مواقع کیوں فراہم کیے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟

اسی قسم کے بہت سے سوالات پروفیسر صاحب نے اپنے ایک ہی وائس میسج میں کر ڈالے۔ اور آخری سوال واقعی جھنجھوڑنے والا تھا۔ پروفیسر صاحب نے مجھے مزید کئی لنکس بھیجیں جن پہ مچھلیوں کی ریکارڈڈ آوازیں محفوظ ہیں۔ بی بی سی ویب سائٹ کی لنک بھیجی جس پہ

مندرجہ ذیل عنوان کے تحت پورا مضمون موجود ہے جس میں صراحت کی گئی کہ " قاتل حوت" کو بعض الفاظ سکھائے جاسکتے ہیں اور وہ ان الفاظ میں انسانی آواز کی نقل بھی اتار سکتی ہے:

The killer whale that can say 'hello' and 'bye bye'

https://www.bbc.com/news/science-environment-42877067

انٹرنیٹ کی دنیا پر مچھلیوں کی آوازوں والی کئی ایک ویڈیوز موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل لنک پہ مچھلی کو انسانی آواز کی نقل کرتے سنا دیکھا جا سکتا ہے:

https://youtu.be/zXhBd-OPJCM

بندہ نے جوابی طور پر پروفیسر صاحب سے دو باتیں گزارش کیں:

پہلی بات: "بولنے کی صلاحیت" اور "زبان" الگ الگ چیزیں ہیں، ان کے بیچ "تلازم" نہیں ہے۔ اور اہلِ علم نے اس باب میں جو لکھا اس میں "زبان" کی نفی کی ہے نہ کہ "بولنے کی صلاحیت" کی۔

دوسری بات: "زبان" کی نفی بھی ہر مچھلی سے نہیں کی بلکہ مچھلی کی بعض اقسام سے کی ہے۔ جیسا کہ جاحظ متوفی 255ھ نے کتاب الحیوان کے اندر پھر جار اللہ زمخشری متوفی 538ھ نے ربیع الابرار کے اندر اس کی صراحت کی۔

پروفیسر صاحب نے میرے دو جملے سنے تو خاصے مطمئن ہو گئے۔ لیکن دوبارہ سوال کر دیا:

- مولانا الیاس صاحب نے اپنے کتابچے میں جو لکھا، پھر اپنے ویڈیو پیغام میں جو کہا، ان کے مریدوں نے ٹی وی چینل پہ جو بیان کیا۔۔۔ کیا اس کے اندر اس قسم کی تفصیل اشارۃً کنایۃً کسی لحاظ سے موجود ہے؟
- جب بات مچھلی کی بعض قسموں کی ہے تو وہ مطلقاً مچھلی کے بارے میں ایسی گفتگو کر کے دینداروں کا مذاق کیوں بنوا رہے ہیں؟

میں نے پروفیسر صاحب کو بتایا کہ:

الیاس صاحب تو بے چارے دینیات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اردو کتابوں کا تھوڑا بہت مطالعہ رکھتے ہیں لیکن چونکہ حلقہ احباب خاصا بڑا ہے، لہذا ان کے پاس ان کی ہر الٹی سیدھی بات کو قبول کرنے والوں کی کمی نہیں۔

رہی بات ان کے مریدوں کی تو ان میں سے بھی 99 فیصد جہلاء ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جو ایک آدھ فیصد تھوڑا بہت پڑھ لکھ گئے ہیں وہ اندھی عقیدت میں ایسے ڈوبے ہیں کہ: **لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا** کا مصداق نظر آتے ہیں۔

لیکن یہ بات واقعی قابلِ توجہ ہے کہ نااہل لوگوں کے ہاتھوں ٹی وی چینل آجانے سے کوئی دینی فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں، لیکن ان کی جہالتوں کی وجہ سے ایک مخصوص طبقے کو دین اور دینیات کا مذاق اڑانے کے مواقع ضرور فراہم کیے جا رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب دین کا درد رکھنے والے آدمی ہیں۔ مجھ سے کہنے لگے کہ:

ایسا کوئی سسٹم بناؤ کہ جس کے ذریعے ان لغویات و خرافات کا سدِ باب ہو سکے۔

میں نے انہیں بتایا کہ:

ایسا ممکن نہیں۔ کیونکہ مولانا الیاس صاحب کی جماعت اس وقت ایک طاقتور جماعت ہے۔ اور ان کے مرید اپنے پیر کے بارے میں آدھا حرف بھی سننے کو تیار نہیں۔

پروفیسر صاحب نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ تو بہت بڑے فتنے کی صورت اختیار چکے ہیں۔

میں نے کہا: ایسا ہی سمجھیں۔

پروفیسر صاحب سے میں نے کہا:

جس سسٹم کی آپ بات کر رہے ہیں، میں وہ بنانے سے تو قاصر ہوں لیکن ہماری باہمی گفتگو کو آپ کا نام ظاہر کیے بغیر پبلک کر دیتا ہوں۔ تا کہ اگر کسی شخص میں دینی خیر خواہی ہو اور وہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کر سکے تو ان سطور کو پڑھنے کے بعد وہ اپنا کردار ادا کرے۔

میں نے پروفیسر صاحب کو یہ بھی کہا کہ:

مولانا الیاس صاحب کو نعرہ تو یہ ہے کہ "اپنی اور پوری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"

لیکن جناب کے مریدوں میں اکثریت بد تمیزوں اور بد تہذیبوں کی ہے۔

میری اس گفتگو کے منظرِ عام پہ آتے ہی وہ لوگ یہ نہیں سوچیں گے کہ ان کے پیر صاحب اور ٹی وی چینل دین اور دینداروں کے لیے کس طرح شرمندگی کا سامان جمع کر رہا ہے۔۔۔ بس وہ یہ دیکھیں گے کہ ان کے پیر صاحب اور ان کی تنظیم کو نشانہ بنایا گیا ہے، لہذا جو گالی گلوچ کر سکیں گے اور جہالت بلکہ جاہلیت کا جو ثبوت دے سکیں گے اس کو فرضِ عین سمجھ کر بجالائیں گے۔

لیکن ایسے لوگوں کی بد تمیزیوں کے خوف سے سچی بات کو تو نہیں چھپایا جا سکتا۔ لہذا نیک نیتی سے جو کردار اداء ہو سکتا ہے، اس کی کوشش کی جائے گی۔

اللہ کریم جل وعلا اس فتنہ سے اہلِ اسلام کو بالعموم اور اہلِ سنت کو بالخصوص نجات عطا فرمائے۔

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

22 اکتوبر 2022ء